مصادرِ عُشر

محمد اکرام چغتائی

بعض عرب مؤرخین (مثلاً جواد علی: تاریخ العرب قبل الاسلام، بغداد ۱۹۵۶ء ۸/۲۲۰۶ : ۲۲۴) اور کچھ ایسے مستشرقین (مثلاً آڈولف گروہمان وغیرہ) جنہوں نے اپنی عالمانہ زندگی کا بیشتر حصّہ قبل اسلام عرب بالخصوص جنوبی عرب سے متعلق موضوعات پر کام کرتے ہوئے گزار دیا، کا خیال ہے کہ مسلمانوں نے بعد میں جس نظام عشر کا ڈول ڈالا، وہ عربوں میں مدتوں سے رائج تھا۔ اس دعوی کی بنیاد ان خاور شناسوں نے ایسے کتبات اور قلمی دستاویزات پر رکھی ہے، جو انہیں عرب کے مختلف علاقوں میں کام کرتے ہوئے حاصل ہوئے۔ اپنے اس نظریے کو لسانیاتی طور پر درست ثابت کرنے کے لئے وہ اس لفظ یعنی عشر کو عبرانی الاصل مانتے ہیں اور علم اشتقاق کے حوالے سے وہ بڑی دور کی کوڑی لاتے ہیں۔ ان مستشرقین اور اُن سے مرعوب مسلمان تاریخ دانوں کے ایسے دعاوی میں کہاں تک صداقت ہے، یہ تو ایک الگ بحث طلب موضوع ہے، البتہ اس سے اس مخصوص ذہنی رویے کی عکاسی ضرور ہوتی ہے، جو اسلام کی اوّلیات کو چھیننے اور ان کی قدر و قیمت کم کرنے کے درپے رہتا

ہے اور علمی و تحقیقی اعتبار سے یہ ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتا ہے
کہ اسلام کو جن باتوں پر فخر ہے، وہ مدتوں سے چلی آرہی تھیں۔ ممکن ہے، عشر کے متعلق
اس ذہن کے لوگوں نے تحقیق انیق کے بعد جو کچھ لکھا ہو، اس میں یہی سوچ کارفرما ہو
بفرض محال اگر اس نظریے کو درست بھی مان لیا جائے، تو پھر بھی اسلام کا یہ کارنامہ
کیا کم اہمیت رکھتا ہے کہ وہ چیز جو مقتدر اور با ثروت لوگوں کی ذاتی خواہشات کی
تابع تھی، اسے ایک مربوط نظام کی شکل دے دی اور اس کے اصولوں کی بجاآوری
کو خدائے بزرگ و برتر کی خوشنودی اور رحمت حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دیا گیا۔

اسلام کے مصدرِ اولی قرآن کریم میں عشر کا لفظ موجود نہیں، البتہ اس کا ہم معنی
لفظ "معشار" استعمال ہوا ہے۔ (سباء ۳۴: ۴۵) لیکن قرآن مجید ہی میں
دو ایسی آیات بھی موجود ہیں۔ جن میں عشر کی فرضیت کی واضح طور پہ نشاندہی
کی گئی ہے۔ پہلی آیت یہ ہے:

وآتوا حقه یوم حصاده (الانعام ۶: ۱۴۱)

اور کھیتی کے کٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو۔

اور دوسری آیت یہ ہے:

یاایها الذین آمنوا انفقوا من طیبٰت ما کسبتم و مما
اخرجنا لکم من الارض۔ (البقرة ۲: ۲۶۷)

اے ایمان والو! اپنی نیک کمائی سے اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے
لئے زمین سے پیدا کیا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔

ان آیات کے حوالے سے مفسرین اور لغت نویسوں (مثلاً لسان العرب،
نے جو تفصیلات فراہم کی ہیں، ان سے فرضیتِ عشر کا ثبوت ملتا ہے۔ خاص

ور پر پہلی آیت میں "حقہ" کا جو لفظ استعمال ہوا ہے، اس سے عشر اور نصف
شری مراد لیا جاتا ہے۔ چنانچہ ابو یوسفؒ نے "کتاب الخراج" (قاہرہ ۱۳۰۲ھ
ص ۳۲) میں اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور سعید بن جبیرؓ
کے جو اقوال درج کئے ہیں اُن سے بھی اسی مفہوم کا استنباط ہوتا ہے۔

قرآن کریم کے ان واضح احکام کی تشریح و توضیح اور ان کی تفصیلات احادیث
وی کے مختلف مجموعوں میں ملتی ہیں۔ ان حدیثوں میں عشر کی فرضیت، اس کی فروری
روبلا اور دیگر تفاصیل کو بڑی شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ ایسی تمام
حادیث کو "المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی" میں یکجا کر دیا گیا ہے[1]

اس میں بخاری (لائیڈن، ۴ جلد، ۱۹۰۷ء ۲۴/۵۵) مسلم (قاہرہ، ۲ جلد، ۱۲۸۳ھ ۱۲/۷)،
بو داؤد (قاہرہ، ۲ جلد، ۱۲۹۲ھ ۱۲/۹، ۱۹/۳۱، ۳۹/۳۱)، ترمذی (قاہرہ ۲ جلد، ۱۲۹۲ھ،
۱۴/۱)، نسائی (قاہرہ، ۲ جلد، ۱۳۱۲ھ، ۲۳/۲۵)، ابن ماجہ (قاہرہ، ۲ جلد، ۱۳۱۳ھ، ۸/۱۷)
ارمی (دہلی، ۱۳۳۷ھ، ۳/۲۹)، مالک ابن انس (قاہرہ، ۴ جلد، ۱۲۷۹ھ، ۱۷/۳۲)،
حمد ابن حنبل (قاہرہ، ۶ جلد، ۱۳۱۳ھ، ۱: ۱۴۵، ۳: ۳۴۱، ۳۵۳–۳۵۴، ۴، ۴: ۳۲۲،
۵۲، ۳۳، ۱۴۲) اور طیالسی (حیدر آباد دکن، ۱۳۲۲ھ، نمبر ۱۲۱۴) میں موجود عشر سے
متعلق تمام احادیث کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اسی فاضل مرتب نے اپنی ایک اور کتاب
میں انہی احادیث کو موضوعات کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے[2]

---

[1] فرانسیسی عنوان یہ ہے:

1 ...cordance et indices de la tradition Musulmane, by A.J Wensinck ... Leiden, vol IV (1962), ff 222

2 A Handbook of Early Muhammadan Tradition Alphabetically arranged by A.J. Wensinck, Photomechanic Reprint, Leiden, 1960, p 239.

قرآن اور حدیث کے بعد اسلام کے بنیادی منابع میں فقہ کا نام آتا ہے۔ نئے حالات و واقعات کی روشنی میں فقہا نے کبار نے جس دینی بصیرت سے مختلف النوع مسائل کی توضیح و تشریح کی ہے، وہ بہر طور قابلِ ستائش ہے۔ اسلامی فتوحات نے جہاں اسلام کو چار دانگ عالم میں پھیلا دیا، وہاں نئے علاقوں کی مملکت اسلامیہ میں شمولیت سے نت نئے مسائل بھی کھڑے ہو گئے۔ انہی مسائل میں سے کچھ کا تعلق زمین، اس کے محصولات اور اس کی تقسیم کے بارے میں تھا۔ فقہا نے قرآن و سنت کے حوالے سے ان مسائل کا حل پیش کیا اور اسلام کے مالیاتی نظام کو وضع کرنے میں گرانقدر خدمات سر انجام دیں۔ چونکہ عشر بھی اسی نظام کا ایک حصہ ہے اس لئے متعدد فقہی کتب میں اس کے متعلق بھی اہم معلومات دستیاب ہو جاتی ہیں۔

متذکرہ صدر مآخذ کے علاوہ اسلام کے مالیاتی نظام بشمول خراج، عشر اور محصولات کے مصادر کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

۱- تاریخی مصادر: مثلاً بلاذری، فتوح البلدان (مرتبہ ڈخویہ، لائیڈن ۱۸۶۶ء)؛ ابن مسکویہ: تجارب الامم۔

۲- انسائیکلو پیڈیائی مصادر: مثلاً خوارزمی: مفاتیح العلوم (قاہرہ، ۱۳۴۲ھ) (بیشتر مواد کا تعلق عراق اور خراسان سے ہے)

۳- ریاضیاتی مصادر: مثلاً ابو الوفاء البوزجانی کتاب المنازل[1]، کتاب الحاوی،

مطالعات از Cahen در Annales de l' Institut des 'Etudes Orientales (الجزائر، ۱۹۵۲ء)

1 In. Journal of The Economic and Social History of the Orient, vol. 3, 1965, Leiden, pp.90-92. See for details Sezgin, V, Leiden, 1974, pp 321-325

۴۔ انتظامی مصادر، مثلاً جہشیاری، کتاب الوزراء (قاہرہ ۱۹۳۸ء)؛ ہلال الصابی
کتاب الوزراء (قاہرہ، ۱۹۵۸)؛ تاریخ قم (بزبان فارسی) از حسن بن
محمد القمی، تہران ۱۹۳۴ء؛ (رک الذریعۃ ۳: ۲۷۶-۲۷۷)
۵۔ جغرافیائی مصادر مثلاً اصطخری (کتاب المسالک والممالک بتحقیق ڈخویہ لائیڈن
۱۸۷۰، ۱۹۲۷)
۶۔ دستاویز خانے متعلقہ سرکاری مراسلت، مثلاً ابواسحٰق الصابی اور خاص
طور پر ابن عباد برائے عہد بویہ۔
۷۔ دور عباسیہ کے بعض بجبٹ اور ان کا تفصیلی مطالعہ مثلاً الفریڈ فان کریمر کا
مقالہ در Denkschrift (ادارہ علوم، وی آنا) بابت ۱۸۸۸ء؛
صالح بن علی کا مقالہ در Jesho (لائیڈن، ۱۹۷۲)؛ گب کا مقالہ در
Arabica (پیرس ۱۹۵۵)؛ ابن عبد الحکیم، سیرۃ عمر بن عبد العزیز؛ ابن
المقفع، رسالۃ فی الصحابۃ، تحقیق شارل پلا، پیرس ۱۹۷۶ء۔

اسلام کے نظام مالیات اور نظام اراضی کی تاریخ میں مصر کی اہمیت مسلم
ہے۔ اس ملک کے حوالے سے کاغذی دستاویزات (Papyri)
کی خاصی بڑی تعداد موجود ہے۔ اس کے علاوہ انتظامی امور سے متعلق ادب بھی
بکثرت دستیاب ہے۔ اس مواد کو سب سے پہلے سی۔ ایچ۔ بیکر نے کھنگالا
اور بعد میں آڈولف گرد ہمان نے اس کام کو آگے بڑھایا۔ ان موضوعات پر
تفصیل کے لیے رک A. Dietrich. کی جرمن کتاب "عربی مکتوبات از
کتاب خانہ ہامبورگ" (۱۹۵۵ء) J. David Weill. کے مقالات در:
JESHO (۱۹۶۵، ۱۹۷۱ء)؛ المخزومی، منہاج (Cahen کا مقالہ در:

R S Cooper ۱۹۶۲ء)؛ ابن مماتی ۔ قوانین الدواوین، ترتیب و ترجمہ JESHO

(مقالہ خصوصی، برکلے، ۱۹۷۳ء)؛ النابلسی، کتاب الفیوم، مرتبہ Moritz بحوالہ

Cahen در Arabica (۱۹۵۶ء)؛ نویری: نہایۃ، جلد ۸؛ مقریزی: خطط؛ محمد بن ابراہیم

الحموی: روضۃ الاریب۔

عشر پر مستقل طور پر کوئی کتاب یا رسالہ تو نہیں ملتا، البتہ جو تصنیفات اقتصادِ اسلامی سے تعلق رکھتی ہیں، ان میں کہیں تفصیلی اور کہیں اجمالی طور پر کچھ نہ کچھ مواد دستیاب ہو جاتا ہے۔ ایسی کتابیں جن میں اسلام کے مالیاتی نظام یا اراضی نظام یا زمینی محصولات وغیرہ کو زیرِ بحث لایا جاتا ہے۔ اُن میں نظامِ عشر کے متعلق اقتباسات کو یکجا کیا جائے، تو موضوعاتی تکرار کے باوجود عشر اور اس کے بنیادی اصول و شرائط کے بارے میں معلومات میں خاصا اضافہ ہوتا ہے، مگر ایسی کتابوں کی تعداد عربی اور دیگر اسلامی زبانوں میں بہت کم ہے۔ چند سال پیشتر ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی صاحب نے معاصر اقتصادِ اسلامی کے منابع کی انگریزی میں ایک فہرست مرتب کی تھی[۱]، اس میں بھی عشر سے متعلق والوں کی تعداد بہت کم ہے۔

عشر اور اس کے مختلف پہلوؤں پر اس وقت جو مواد دستیاب ہوتا ہے اس میں بنیادی طور پر خراج اور اس کے متعلقات سے بحث ہوتی ہے۔ چنانچہ آئندہ سطور میں ایسی ہی کتابوں کے حوالے دیے گئے ہیں۔ اس کے بعد عربی، انگریزی اور اردو کی بعض ایسی کتابوں اور مقالوں کے حوالے بھی درج کیے گئے ہیں جو بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر

---

[۱] Contemporary Literature on Islamic Economics, International Centre for Research in Islamic Economics, King Abdul Aziz University, Jeddah and Islamic Foundation, Leicester 1978.

[۱۱] اب مؤلف سے اس کتاب کا عربی ترجمہ (مترجم الدکتور رابح عبدالمنعم شلتوتی) بھی شائع ہو چکا ہے۔

عشر سے متعلق ہیں۔

۱۔ معاویہ بن عبید اللہ بن یسار الاشعری (م ۱۷۰ھ/ ۷۸۶ء)

خلیفہ المہدی کا وزیر تھا، فلسطین کے ایک شہر Tiberias. کا رہنے والا

تھا اور یمنی قبیلہ الاشعری سے اس کا تعلق تھا۔

اس کی "کتاب الخراج" کے کچھ حصوں کا انگریزی ترجمہ Ben Shemesh, نے

بعنوان Taxation in Islam, کی جلد دوم میں کیا ہے۔

تفصیل کیلئے رک: ابن طباطبا: الفخری، قاہرہ ۱۹۲۳ء، ص ۱۶۳ ۱۶۶، یاقوت:

معجم الادباء، مرتبہ مرجلیوث، ۶: ۱۱۱، تاریخ طبری، مرتبہ ڈخویہ و دیگر، لائیڈن (۱۸۷۹ء

۱۹۰۱)، ۳: ۴۹۴؛ براکلمان تکملہ ۱: ۲۸۳۔

۲۔ حفصویہ:

مامون کے دور حکومت میں دیوان الخراج کے محکمہ کا سربراہ تھا۔ وہ شاعر عبدالعزیز

العسجدی المروزی کا دادا تھا۔

"الفہرست" کے مخطوطہ چیسٹر بیٹی میں ایسا اقتباس ہے جو فلیوگل کے ایڈیشن میں

نہیں ہے۔ اس اقتباس میں مرقوم ہے کہ حفصویہ محکمہ ٹیکس کے اعلیٰ عمال میں

سے ایک تھا اور وہ پہلا شخص ہے جس نے زمینی محصولات پر کتاب قلمبند کی۔

رک: الفہرست کا انگریزی ترجمہ از B.Dodge. جلد اول ص ۲۹۷ و

تحتی نوٹ شمارہ ۲۱۲۔ انگریزی مترجم نے جلد دوم کے آخر میں جو "سوانحاتی اشاریہ"

دیا ہے، اس کے مطابق حفصویہ غالباً نویں صدی عیسوی میں زندہ تھا (ص ۹۹۱)

اس مترجم کے خیال میں یہ نام بھی درست معلوم نہیں ہوتا۔

الفہرست میں آل ابی عینیۃ المہلبی کی منثورات کی ایک فہرست دی گئی ہے۔

اس میں ایک نام منصور الہندی آتا ہے، جو حفصویہ کی کنیز تھی۔ (رک فلیوگل، ص ۱۶۵،
انگریزی ترجمہ ۲: ۳۶۴)

۳۔ ابو یوسف (۱۱۳ - ۱۸۲ھ / ۷۳۱ء - ۷۹۸ء)

کتاب الخراج۔ یورپ اور مشرق وسطی کے کتب خانوں میں اس کے متعدد قلمی نسخے محفوظ ہیں، رک: سیتزگن ۱: ۴۲۰۔ مطبوعہ بولاق ۱۳۰۲ھ، وقاہرہ ۱۳۵۲ھ؛ در موسوعۃ الخراج، مطبوعۃ بیروت ۱۹۷۹ء/۱۳۹۹ھ، ص ۳ - ۲۴۴ ــ اعتمدنا فی ہذہ الطبعۃ علی نسخۃ مخطوطۃ فی الخزانۃ التیموریۃ رقم ۷۶۴ فقہ، مع معارضتھا بطبعۃ بولاق سنہ ۱۳۰۲ھ فصل فی العشور، ص ۱۳۲ - ۱۳۷؛ اطالوی ترجمہ از Tr.podo روم ۱۹۰۶ء، فرانسیسی ترجمہ از E.faguon. پیرس ۱۹۲۱ء، انگریزی ترجمہ بعنوان Islamic Revenue Code از ڈاکٹر عابد احمد علی، نظر ثانی عبدالحمید صدیقی، لاہور ۱۹۷۹ء، (صفحات ۲۳۴) اردو ترجمہ بعنوان "اسلام کا نظام محاصل" از محمد نجات اللہ صدیقی، لاہور ۱۹۶۶ء، ۲۳۵ص۔ ایک اور انگریزی ترجمہ از Aben Sh. nesh بعنوان Taxation in Islam جلد سوم لائیڈن ۱۹۶۹ء، "عشری اور خراجی زمینیں" ص ۷۸ - ۸۳ و عشر (مقدمہ) ص ۱۲ - ۱۴۔
اس کتاب کی شرح بعنوان فقہ الملوک و مفتاح الرتاج المرصد علی خزانت کتاب الخراج" از عبدالعزیز بن محمد الرحبی بحوالہ سیتزگن ۱: ۴۲۰۔
سوانح حیات کے لئے رک: محمد بن خلف وقیع: اخبار القضاۃ، تحقیق عبدالعزیز مصطفیٰ المراغی، جلد سوم (قاہرہ ۱۹۵۰ء) ص ۲۵۴ - ۲۶۴، الفہرست فلیوگل ۲۰۳، الموفق المکی: مناقب الامام الاعظم ۲: ۲۰۸ - ۲۴۶، ابوالقاسم حمزہ بن یوسف السہمی: تاریخ جرجان، حیدر آباد دکن، ۱۹۵۰ء، ص ۴۴۴ - ۴۴۵۔

ابن خلکان: وفیات الاعیان، بولاق ۱۲۹۹ھ، ۲: ۴۰۴-۴۰۶؛ الذہبی: میزان
الاعتدال، قاہرہ ۱۳۲۵ھ، ۳: ۳۲۱؛ ایضاً، تذکرۃ الحفاظ، حیدرآباد دکن،
۱۹۵۵-۱۹۵۸ء، ص ۲۹۲-۲۹۴؛ القرشی: الجواہر المضیئۃ، حیدرآباد دکن
۱۳۳۲ھ، ۲: ۲۲۰-۲۲۲؛ خطیب البغدادی: تاریخ بغداد، قاہرہ ۱۹۳۱ء،
۱۴: ۲۴۲-۲۶۲؛ کردری: مناقب الامام الاعظم ۲: ۱۱۷-۱۴۵؛ ابن کثیر: البدایہ
والنہایہ، قاہرہ (۱۳۵۰-۱۳۵۱ھ)، ۱۰: ۱۸۰-۱۸۲؛ ابن قطلوبغا: تاج التراجم،
بتحقیق فلیوگل (لائپزیگ ۱۸۶۲) ص ۸۱؛ ابن تغری بردی: النجوم الزاہرۃ، قاہرہ
۱۲ جلد، ۱۹۲۹-۱۹۵۶ء)، ۲: ۱۰۷-۱۰۹؛ الیافعی: مرآۃ الجنان، حیدرآباد دکن،
(۱۳۳۷ھ)، ۱: ۳۸۲-۳۸۸؛ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (ترکی) ۴: ۵۹-۶۰
(K. Kufrali.) انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (انگریزی) طبع ثانی،
۱: ۱۶۴-۱۶۵ (شاخت)؛ براکلمان ۱: ۱۷۷، تکملہ ۱: ۲۸۸؛ الزرکلی: الاعلام
(طبع ثانی قاہرہ ۱۹۵۴-۱۹۵۹ء) ۹: ۲۵۲؛ عمر رضا کحالہ: معجم المؤلفین
(دمشق بلا تاریخ) ۱۳: ۲۴۰-۲۴۱۔

الذہبی: مناقب ابی یوسف، بتحقیق محمد زاہد الکوثری و ابوالوفاء الافغانی، قاہرہ
۱۳۶۶ھ، محمد زاہد الکوثری: حسن التقاضی فی سیرۃ الامام ابی یوسف القاضی، قاہرہ،
۱۹۴۸ء۔

ضیاء الدین اصلاحی: ابو یوسف اور ان کے فقہی و قانونی کارنامے (معارف، ۹۵
(۵) مئی ۱۹۶۵ء، ص ۳۶۱-۳۸۴)

محمد نجات اللہ صدیقی: ابو یوسف کا معاشی فکر (فکر و نظر (علی گڑھ)، ۵ (۱) جنوری
۱۹۶۴ء، ص ۶۶-۹۵)

۴۔ یحییٰ بن آدم (تقریباً ۱۴۰-۲۰۳ھ/۷۵۷ء-۸۱۸ء)

ان کا نسبی تعلق عقبہ بن ابی معیط سے تھا۔ اُن کا انتقال فم الصلح (واسط کے شمال میں واقع ایک دریا؛ بحوالہ یاقوت: معجم البلدان ۳: ۴۷۱) میں ہوا۔

کتاب الخراج، مرتبہ Juynboll لائیڈن ۱۸۹۶ء؛ احمد محمد شاکر، لاہور: المکتبۃ العلمیۃ، ۱۳۹۵ھ، ص ۲۴۸ (نیز در: موسوعۃ الخراج، بیروت ۱۹۷۹ء، ص ۱-۲۱۹ "ارض الخراج و ارض العشر"، ص ۲۳-۳۰)؛ اردو ترجمہ (غیر مطبوعہ) لاہور ۱۹۶۹ء، مقالہ برائے ایم اے (عربی) پنجاب یونیورسٹی، انگریزی ترجمہ بعنوان Taxation in Islam. از A.B. Shemesh جلد اول، لائیڈن ۱۹۶۷ء، مع نظر ثانی و اضافہ (طبع اول، ۱۹۵۸ء)

رک: نووی کی تہذیب الاسماء (گوٹنگن ۱۸۴۲-۱۸۴۷ء) ص ۶۲۰؛ قتیبۃ المعارف (بتحقیق وسٹن فیلٹ، گوٹنگن ۱۸۵۰) ص ۲۵۸؛ تغری بردی ۲: ۱۸۸/۳: ۲۴؛ الفہرست (فلیوگل) ص ۲۲۷؛ انگریزی ترجمہ ۱: ۵۴۹، ۵۰۶/۸۲۷؛ ابن سعد طبقات الکبیر (لائیڈن ۱۹۰۴ء تا بعد) ۶: ۲۸۱؛ الذہبی: تذکرۃ الحفاظ، ص ۳۵۹-۳۶۰؛ ابن حجر عسقلانی: تہذیب التہذیب (حیدرآباد دکن، ۱۳۲۵ھ-۱۳۲۷ھ) ۱۱: ۱۷۵-۱۷۶؛ ابن العماد: شذرات الذہب (قاہرہ، ۱۳۵۰ھ) ۲: ۸؛ براکلمان تکملہ ۱: ۳۰۸؛ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام۔ طبع اول، ۴: ۱۲۴۴-۱۲۴۵ (شاخت)؛ ستیزگن ۱: ۵۲۰؛ الزرکلی ۹: ۱۶۰؛ کحالہ ۱۳: ۱۸۵-۱۸۶۔

F. Pfaff, *Historisch-Kritische Untersuchungen Zn Dem Grundsteuribuch des Y.B.A.,* Erlangen, 1917. Denkschrift.

M.J. Kister, *The Social and Political Implications of Three Traditions in the Kitab Al-Kharaj of Yahya b. Adam,* JESHO, pp.326-334, October 1960

محیب اللہ ندوی: یحییٰ بن آدم اور ان کی کتاب الخراج (معارف، ۶۴،۴ اکتوبر ۱۹۴۹ء،

ص ۲۹۳-۳۰۰، ۶۴ (۵) نومبر ۱۹۴۹، ص ۳۶۷-۳۷۵)

۵۔ ابو علی حسن بن زیاد اللؤلؤی (تقریباً ۱۱۶ھ-۲۰۴ھ/۷۳۴-۸۱۹ء)

ابو حنیفہ کے تلامذہ میں سے تھے۔ ان کے بارے میں یحییٰ بن آدم کا کہنا ہے کہ انہوں نے الحسن بن زیاد سے بڑھ کر کوئی اور فقیہ نہیں دیکھا۔ ان کی دیگر تصنیفات میں ایک "کتاب الخراج" بھی ہے۔

رک: الفہرست (فلیوگل) ص ۲۰۴، انگریزی ترجمہ ۱: ۵۰۶، ابن تغری بردی ۲: ۱۳، ۲۳۲، ۳: ۲۴؛ لسان المیزان، ۲: ۲۰۸، وکیع قضاۃ ۳: ۱۸۸-۱۸۹؛ تاریخ بغداد ۷: ۳۱۴-۳۱۷، الذہبی المیزان الاعتدال ۱: ۲۲۸، ابن قطلوبغا، ص ۱۶، الزرکلی ۲: ۲۰۵، کحالہ ۳: ۲۲۷، سٹیزگن ۱: ۴۳۳۔

۶۔ امام ابو عبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ/۸۳۸ء)

کتاب الاموال (قاہرہ، ۱۳۵۳ھ، اردو ترجمہ و تحشیہ از عبد الرحمٰن سورتی، دو جلد، اسلام آباد ۱۹۶۸ء، ۱۹۶۹ء، انگریزی ترجمہ بعنوان Taxation in Islam, از A. Ben Shemesh, 1965 جلد دوم لائیڈن، ۱۹۶۵ء) اس کتاب میں اسلامی مملکت کے بیت المال (سرکاری خزانہ) میں داخل ہونے والی آمدنیوں اور ان کے اخراجات سے متعلق جملہ تفاصیل دی گئی ہیں۔ رک: براکلمان ۱: ۱۰۶-۱۰۷، تکملہ ۱: ۱۶۶-۱۶۷

۷۔ الجاحظ (م ۲۵۵ھ/۸۶۹ء)

کتاب رسالہ الیٰ ابی النجم بلخراج۔

رک: معجم الادبا ۶: ۷۷، انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، طبع ثانی ۲: ۳۸۵-۳۸۷

(شا رلےپلا)

C. Pellat, *Le Milieu Basrien-Et-La--Formation De Gahiz-* Paris, 1953

۸۔ خلیفہ المہتدی نے ہارون الرشید کے تتبع میں معروف فقیہ قاضی احمد بن عمر الشیبانی الخصاف (م۔ ۲۶۱ھ/ ۸۷۴ء) کو کتاب الخراج المہتدیؒ کی تیاری کا حکم دیا یہ کتاب مکمل ہوئی یا نہیں، اس کے متعلق پتہ نہیں چلتا۔ سٹیزگن نے اس مصنف کی کتابیں کی جو فہرست نقل کی ہے، اس میں اس کتاب کا نام نہیں ملتا۔

رک: الفہرست (فلیوگل) ۲۰۶، انگریزی ترجمہ ا: ۵۰۹۔۵۱۰، ابی اسحٰق ابراہیم بن علی الشیرازی: طبقات الفقہاء بغداد ۱۳۵۶ھ، ص ۱۱۸، ابن ہدایہ طبقات الشافعیۃ، بغداد ۱۳۵۶ھ۔ ص ۲۴، القرشی: الجواہر المضیئۃ ا: ۸۷۔۸۸، ابن قطلوبغا، ص ۷، گولڈ تسیہر Muhammadnische Studien, Hildesheim. طبع عکسی ۱۹۶۱، براکلمان ا: ۱۷۳، تکملہ ا: ۲۹۲۔۲۹۳ سٹیزگن ا: ۴۳۶۔۴۳۸، الزرکلی ا: ۱۷۸، کحالہ ۲: ۳۵۔

۹۔ ابن زنجویہ (م۔ ۲۵۱ھ/ ۸۶۵ء)

کتاب الاموال (اس کا ایک قلمی نسخہ ترکی میں اور دوسرا بغداد میں محفوظ ہے)

رک: تاریخ بغداد ۸: ۱۶۰۔۱۶۲، تہذیب ابن عساکر ۴: ۶۰۔۶۱، ذہبی: تذکرہ ۵۵۰۔۵۵۱، ابن حجر: تہذیب ۳: ۴۸۔۴۹، ابن العماد: شذرات ۲: ۱۲۴، الزرکلی ۲: ۳۱۹، کحالہ ۴: ۸، سٹیزگن ا: ۱۱۳۔

۱۰۔ ابو عباس احمد بن محمد بن سلیمان بن بشار الکاتب (م۔ ۲۷۰ھ/ ۸۸۴ء)

الخراج الکبیر (ضخامت ایک ہزار صفحات)

رک: الفہرست (فلیوگل ص ۱۳۵، انگریزی ترجمہ ا: ۲۹۸، معجم الادباء ۲: ۵۸؛

الصابی: الوزراء، ص ۲۸۶؛ یاقوت: معجم البلدان، ۱: ۲۷۲، ۴۴۸۔

۱۱۔ ابوالعباس احمد بن محمد بن عبدالکریم (م۔ ۲۷۰ھ/۸۸۴ء)

کتاب الخراج، رک: الفہرست (فلیوگل) ص ۱۳۵

بن شمس کے خیال میں یہ وہی شخص ہے، جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے (رک ation in Islam.

جلد اول، ص ۴، مقدمہ)

۱۲۔ ابوسلیمان داؤد بن علی بن داؤد بن خلف[1] الاصفہانی (م۔ ۲۷۰ھ/۸۸۴ء)

رک: الفہرست (فلیوگل) ص ۲۱۶-۲۱۹، انگریزی ترجمہ ا: ۵۲۳-۵۳۴ و مواضع

کثیرہ، ابن خلکان ۱: ۵۰۱ (انگریزی ترجمہ از دیسلان، ۴ جلد، لندن ۱۸۴۳-۱۸۷۱ء،

ابواسحٰق الشیرازی، ص ۷۶، نووی، ص ۲۳۶۔

۱۳۔ قدامہ بن جعفر الکاتب (م ۳۳۷ھ/۹۴۸ء)

پہلے مسیحی تھا لیکن المکتفی کے زمانے (۲۸۹ھ-۲۹۵ھ/۹۰۲-۹۰۸ء) میں اس نے

اسلام قبول کرلیا۔

کتاب الخراج، انگریزی ترجمہ از بعنوان

جلد دوم، لائیڈن، ۱۹۶۵ء

رک: الفہرست (فلیوگل) ص ۱۳۰، انگریزی ترجمہ ا: ۲۸۵، ۲: ۶۰۳؛ معجم الادباء ۶:

۲۰۳-۲۰۵؛ المسعودی، مروج الذہب (۹ جلد، پیرس ۱۸۶۱-۱۸۶۹ء) ۱: ۱۷،

ابن تغری بردی ۳: ۲۹۷-۲۹۸، آغا بزرگ طہرانی: الذریعۃ الی تصانیف الشیعہ،

طبع ثانی، ۷: ۱۴۴؛ براکلمان ۱: ۲۲۸ (۲۶۲) تکملہ ۱: ۴۰۶-۴۰۷؛ ہوبیسلان کا مقالہ در

جلد ۲۰: ص ۱۸۵، بعد سلسلہ ۵،

۱۴۔ ابوالقاسم عبیداللہ بن احمد بن محمد الکلوذانی۔

---

[1] یہ فرقہ ظاہریہ کا بانی تھا۔ اس سے بھی ایک "کتاب الخراج" منسوب ہے۔

سنہ ولادت ۹۱۲ ہے۔ بغداد کے قریب الکلوذان (یاقوت ۵: ۲۸) میں پیدا ہوا اس نے اپنی کتاب الخراج کے دو متن تیار کر لئے۔ ایک ۳۲۶ھ میں اور دوسرا ۳۳۶ھ میں۔ ۹۰۴-۹۰۵ء تک المقتدر کا وزیر رہا۔

رک: الفہرست (فلیوگل) ص ۱۳۱، انگریزی ترجمہ ۱: ۲۸۲، ۶۸۲ ، مسکویہ: تجارب الامم (آکسفورڈ ۱۹۲۰-۱۹۲۱) (۶) ۴: ۷۸، ۱۴۶، ۱۶۷، ۲۲۷، ۲۶۰،

Harold Bowen, *The Life and Times of Ali*, Cambridge, 1928, pp.247,301.

۱۵- ابوالحسن علی بن حسن المعروف بہ ابن الماشطہ۔

اس کی "کتاب الخراج اللطیف" المقتدر (۲۹۵-۳۲۰ھ/۹۰۸-۹۳۲ء) کے دورِ حکومت میں لکھی گئی۔ ابن الندیم نے اس کتاب کا وہ مسودہ دیکھا تھا، جو مؤلف نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا۔

رک: الفہرست (فلیوگل) ص ۱۳۵، انگریزی ترجمہ ۱: ۲۹۸، معجم الادبا ۵: ۱۱۳-۱۱۵، المسعودی ۱: ۱۷۔

۱۶- ابوالحسن علی بن واصف خشکنانجہ الکاتب۔

اس کا انتقال دسویں صدی عیسوی کے نصف ثانی میں موصل میں ہوا۔ بعض مصنفین کا خیال ہے کہ وہ اسماعیلی تھا۔ ابن الندیم کا دوست تھا۔

اس کی کتاب کا عنوان یہ ہے "کتاب الافصاح والتشقیف فی الخراج ورسومہ"

رک: الفہرست (فلیوگل) ص ۱۳۹، انگریزی ترجمہ ۱: ۳۰۶، ۲: ۱۰۳۲، معجم الادبا ۵: ۴۳۵۔

۱۷- عبدالرحمٰن بن عیسیٰ۔

وہ المتقی (دورِ حکومت ۳۳۰ھ - ۳۳۳ھ/ ۹۴۰ء - ۹۴۴ء) کا وزیر تھا۔ اس نے اپنے خاندان (الجراح) کی مکمل تاریخ لکھی تھی۔ اس نے بڑی تفصیل کے ساتھ خراج پر بھی ایک کتاب لکھنے کا آغاز کیا تھا، لیکن وہ اسے مکمل نہ کر سکا۔

رک: الفہرست (فلیوگل) ص ۱۲۹، انگریزی ترجمہ ۱: ۲۸۲؛ معجم الادبا ۵: ۳۵۴، مسکویہ ۲: ۲۰۹، ۲۷۸، ۳۸۰، ۵: ۱۸۔ Bowen, *op.cit.*, pp. 109,336,352,

۱۸۔ اسحٰق بن یحییٰ بن سریج (سنہ ولادت ۳۰۰ھ/۹۱۲ء)

پہلے مسیحی تھا، پھر اس نے اسلام قبول کر لیا۔ ابن الندیم کا ہمعصر تھا اور "الفہرست" کی تکمیل (۳۷۷ھ) کے وقت زندہ تھا۔

اس نے خراج پر دو کتابیں لکھی تھیں۔ ایک دو جلدوں پر مشتمل تھی اور اس کے تقریبًا ایک ہزار اوراق تھے۔ دوسری مختصر تھی اور اس کے تقریبًا ایک سو اوراق تھے۔

رک: الفہرست (فلیوگل) ص ۱۳۶، انگریزی ترجمہ منقول از نسخہ چیسٹر بیٹی (فلیوگل میں موجود نہیں) ۱: ۲۸۶، ۲۹۹، ۳۰۹؛ معجم الادبا ۲: ۲۳۸؛ فلیوگل در ZDMG. ۱۳ (۱۸۵۹ء) ص ۵۹۲۔

۱۹۔ نصر بن موسیٰ الرازی الحنفی۔

"کتاب الخراج"

بحوالہ حاجی خلیفہ: کشف الظنون، جلد دوم، کالم ۱۴۱۵

۲۰۔ عبداللہ بن ابی الجراح ابو القاسم ابن العزوم۔

وزیر اعلیٰ ابن عیسیٰ کا قریبی رشتہ دار تھا۔ دسویں صدی عیسوی کے نصف اول میں موجود تھا۔ اس نے "کتاب الخراج" تحریر کی تھی۔

رک: الفہرست (فلیوگل) ص ۱۲۹، انگریزی ترجمہ ۱: ۲۸۲؛ الصابی، ص ۲۵۷-۲۵۸۔

Bowen, *op. cit.,* pp. 34,.;38, 68, 259.

۲۱۔ محمد بن احمد بن علی بن خیار الکاتب۔

"کتاب الخراج"، بحوالہ الفہرست (فلیوگل) ص ۱۳۶، انگریزی ترجمہ ۱: ۲۹۸۔

۲۲۔ الاصمعی۔

وہ بصرہ میں ۷۳۹ء کو پیدا ہوا اور وہیں ۸۲۸ء اور ۸۳۳ء کے مابین فوت ہوا۔ وہ ہارون الرشید کے دربار میں ایک عظیم زبان دان کی حیثیت سے پہچانا جاتا تھا۔ اس کی کتابوں میں سے ایک کا عنوان "کتاب الخراج" ہے۔

رک: الفہرست (فلیوگل)، ص ۵۵، انگریزی ترجمہ ۱: ۱۲۰؛ ابن خلکان ۲: ۳۲۳؛ اکمال ۱: ۴۰؛ تکملہ ۱: ۱۶۳۔

۲۳۔ ابو النضر محمد بن مسعود العیاشی۔

اسکی ایک کتاب کا عنوان "کتاب الجزیۃ و الخراج" ہے۔

رک: الفہرست (فلیوگل) ص ۱۹۴، انگریزی ترجمہ ۱: ۸۱، ۸۲، ۴۸۴-۴۸۷، طوسی: فہرست مرتبہ اشپرینگر ص ۳۱۷، شمارہ ۶۹۰۔

۲۴۔ ابو جعفر احمد بن نصر الداؤدی المالکی الاسدی (م۔ ۴۰۲ھ/۱۰۱۱ء)

مشہور مالکی فقیہ تھے۔ ان کی "کتاب الاموال" کا واحد قلمی نسخہ (مکتوبہ ۷۷۰ھ) کتب خانہ اسکوریال (میڈرڈ، شمارہ ۱۱۶۵) میں محفوظ ہے۔

رک: فؤاد سید: فہرست المخطوطات المصورۃ۔ معہد احیاء المخطوطات العربیۃ" قاہرہ ۱۹۵۴ء، ۱: ۲۷۸ و ۲۷۴-۵۔ اس کتاب کے تین حصے ہیں پہلے حصہ کا ایک عنوان یہ ہے:

ذکر اذدراع ارض الخراج واستیشار الامراء بها فی اخر الزمان

استخاذهم مال اللہ دولہ (ورق ۱۱۳-۱۱۴)
اسی عنوان کے تحت عشر کے متعلق تفصیلات بھی دی گئی ہیں۔
رک: ابن خیرہ فہرس مطبوعہ ۱۸۹۴-۱۸۹۵ء ص ۱۸۷، ۴۴۰؛ ابن فرحون: کتاب
الدیباج، قاہرہ ۱۳۵۱ھ، ص ۳۵؛ بحالہ ۲: ۱۹۴؛ سیزگن ا: ۴۸۲۔

Abu Ja'far Al-Dawudi's Kitab al-Amwal by Abul Muhsin Muhamm
Sharfuddin Islamic Studies iv/4, Dec. 1965, p. .441 - 448.

اس مخطوطے کا وہ حصہ جو افریقہ، اندلس اور سسلی سے متعلق ہے۔ اس کا متن مع فرانسیسی
ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ رک:

H H. Abdal Wahab and F Dachraoni, in *'Etudes d' Orientalisme. Dec a la Memoire de Levi-Provencal*, vol. 2, Paris, 1962 pp.401-444.

۲۷۔ الماوردی (م۔ ۴۵۰ھ/۱۰۵۸ء)
رک: براکلمان ا: ۳۸۶ (۴۸۳) تکملہ ا: ۶۶۸۔
کتاب الاحکام السلطانیہ (قاہرہ ۱۹۰۹ء، ص ۴۰ و ما بعد۔
اس کتاب میں زمینی ٹیکس پر ایک مکمل باب ہے۔
رک:

H F. Amedroz *The Hisba Jurisdiction in the Ahkam Sulta iyyah Mawardi*, The Journal of the Royal Asiatic Society; 1916 pp. 77-10 287 314

۲۸۔ ابن رجب الحنبلی (م۔ ۷۹۵ھ/۱۳۹۲ء)
الاستخراج لأحكام الخراج۔ صححه وعلق عليه الاستاذ
السيد عبد الله الصديق احد علماء الازهر الشريف حفظه الله

(در موسوعۃ الخراج، بیروت ۱۹۷۹ء، ص ۲–۱۲۴)

رک: براکلمان ۲: ۱۰۴ (۱۲۹، ۱۳۰)؛ تکملہ ۲: ۱۲۹، ۱۳۰۔

مغربی زبانوں کے کچھ اور حوالے:

1 M. van Berchem; *La Propriete territoriale et l'impot foncier,* 1886.

2 C.H. Becker; *Die Entstehung von 'Usr-und Haragland in Agypten,* (Zeitschrift fur Assyriology 1904, pp. 301-319; also in, *Islamstudien,* vol. I, pp 218-233)

3 A.N. Poliak, *Classification of Land in the Islamic Law,* in *AJSLL,* 1940

4 D.C. Dennett, *Conversion and Poll-Tax in Early Islam,* 1950.

5 A.K.S. Lambton, *Landlord and Peasant in Persia,* London, 1953.

6 'Abd al-'Aziz Duri, *Note on Taxation in Early Islam,* in *JESHO,* 1974

7 A. Noth, *Die literarisch-Uberlieferten Vertage* . . in T. Nagel & Others, *Studien zum Minderheiten Problem,* 1973

8 Makoto Shimizu, *Les Finances Publiques de l'etat abbaside,* in *Der Islam* 1965.

9 D. Sourdel, *Le Vizirat abbaside,* Damas, 1960, Pt. 4, Chapter 2.

10 Mez, *Renaissance,* 1920.

11 Hassanein Rabie, *The Financial System of Egypt,* London, 1972

12 V. Minorsky, *Nasir al-Din Tusi on Finance,* (Bulletin of the School of Oriental and African Studies, X/3, 1940 – 42).

13 V. Minorsky, *The Aq Qoyunlu and Land Reform, Ibid.* xvii, 1965, pp 449-462

14 N.P. Aghnides *Mohammadan Theories of Finance,* Lahore, 1961 'The Kharaj or Land-Tax' (pp. 376-396)

15. Ziaul Haque, *Landlord and Peasant in Early Islam*, Islamabad, 1977

16. A.A. Duri, Review on 'Landlord and Peasant......', in Der Islam, 56/1, 1979 pp. 97 – 105

17. Farishta G. de Zayas, *Tithe Lands, Kharaj Lands and the Law of Zakat*, (Islamic Literature, Lahore), 13/5, May 1967, pp. 5–9.

18. Frede Lokkegaard *Islamic Taxation in the Classic Period; with Special Reference to Circumstances to Iraq*, repr., Lahore, 1979

Ch.III, Haraq and 'Usr-Land, The Principles for classifying the Land on the basis of different levels of Taxation, pp. 72–91.

19. Neil B.E. Baillie, *Mohammadan Laws on Land–Tax* Translated with an explanatory Note repr., Lahore, 1979 (1853)

20. M. Hamidullah, *Budgeting and Taxing in the Time of the Holy Prophet* (Journal of the Pakistan Historical Society, iii, 1955, pp 1–11).

21. M.A. Khan, *Jizyah and Kharaj*, A clarification of the meaning of the terms used in the 1st century H., *Ibid* iv, 1956, pp 27–35

22. Richard S Cooper, *The Assessment and Collection of Kharaj Tax in Medieval Egypt*., Journal of the American Oriental Society, xcvi, 1976 pp 365–382.

23. *Kharaj*, Encyclopaedia of Islam New Edition., vol iv, 1978. pp.1030 - 1056.

24. *'Usher*, Shorter Encyclopaedia of Islam, Leiden/London, 1961, pp 610-11 A Grohmann

25. Ziauddin Ahmad *'Ushr and 'Ushr Land*, Islamic Studies, xix/2, 1980. pp 76-84.

ضیاء الدین رئیس: الخراج فی الدولۃ الاسلامیۃ۔ (قاہرہ ۱۹۵۰ء)

عبدالعزیز دوری وسامرائی: المؤسسات الاداریۃ فی الدولۃ الاسلامیۃ،

۱۹۷۱ء

سیّد احمد قادری: عشر کے ایک جزئیے کی توضیح:

(زندگی (رامپور) ۲۶ (۳) مارچ ۱۹۶۶ء ص ۵۳ - ۵۵)

مولانا مفتی محمد شفیع: اسلام کا نظام اراضی، کراچی ۱۹۷۹ء

مولانا سید عبدالشکور ترمذی: اسلامی حکومت کا مالیاتی نظام، زکوٰۃ، عشر اور خراج

کے احکام۔ لاہور، ۱۴۰۰ھ

"عشر" (در: اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جلد ۱۳ (۱۹۷۶ء)، ص ۲۰۴ - ۲۰۵

مقالہ از قاضی عبدالنبی کوکب؛)